السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے کسی مسکین کو صدقہ دیا، اس مسکین نے اسی مال سے اس معطی کی ضیافت کی، اس کو معلوم ہوگیا، کہ یہ کھانا اسی مال سے تیار ہوا ہے، جو میں نے دیا تھا، تو اس کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس مال سے ضیافت نہ منظور کرنی چاہیے، حدیث میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فی سبیل اللہ گھوڑا دیا، پھر اس کو خریدنا چاہا تو نبی ﷺ نے روک دیا، (مشکوۃ باب من لایعود فی الصدقۃ ص ۱٦٤) جب صدقہ خریدنا جائز (نہیں، تو مفت کھانا کیسے جائز ہوگا؟ (تنظیم اہل حدیث جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۹

توضیح الکلام : ...امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری میں یوں باب منعقد کیا ہے، ((باب اذا تحولت الصدقۃ)) جب صدقہ کی ہیئت بدل جائے تو حکم بھی بدل جاتا ہے، پھر اس باب کے تحت ام عطیہ سے روایت لائے ہیں:

((قالت دخل النبی ﷺ علی عائشۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہما فقال ہل عندکم شیء لا الا شیء بعثت بہ الینا نسیبۃ من الشاۃ التی بعثت لہا من الصدقۃ فقال انہا قد بلغت محلہا ص ۲۰۲))

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنی صحیح میں یہ حدیث اور اس جیسی دیگر حدیثیں لائے ہیں، جن پر امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں تبویب کی ہے:

(باب بیان ان الصدقۃ اذا قبضہا المتصدق علیہ زال عنہا وصف الصدقۃ وحلت لکل احد ممن کانت الصدقۃ محرمۃ علیہ)) (جلد اول ص ۳۴۵))

(خلاصۃ الاحادیث سے یہ ثابت ہوا کہ صدقہ دینے والے کو اس کی دعوت قبول کرنا درست ہے۔ ہذا من عندی واللہ اعلم بالصواب وعندہٗ علم لکتاب (علی محمد سعیدی جامعہ سعیدیہ خانیوال

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد 7ص 300-301

محدث فتویٰ